۴۔ نظریۂ پاکستان

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (۱۹۱۲ء۔۲۰۰۵ء)

تدریسی مقاصد

۱۔ طلبہ کو نظریۂ پاکستان کے مفہوم سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ طلبہ کو پاکستان کی تشکیل کے مقاصد سے واقفیت دلانا۔
۳۔ طلبہ کو تشکیلِ پاکستان میں حصہ لینے والی اہم شخصیات کے کارناموں سے رُوشناس کرانا۔

مصنف کا مختصر تعارف

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب جبل پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں انجمن اسلامیہ ہائی سکول جبل پور سے نویں جماعت پاس کر کے علی گڑھ چلے گئے۔ علی گڑھ یونی ورسٹی سے ایل ایل بی، ایم اے اردو، ایم اے فارسی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ۱۹۴۷ء میں پی ایچ ڈی (اردو) کیا۔ ناگ پور یونی ورسٹی سے ۱۹۵۹ء میں ڈی لٹ کی ڈگری حاصل کی۔ عملی زندگی کا آغاز کنگ ایڈورڈ کالج امروتی سے بطور لیکچرار کیا۔ پاکستان بننے کے بعد اردو کالج کراچی سے وابستہ ہوئے۔ سندھ یونی ورسٹی میں صدر شعبۂ اردو کے طور پر خدمات انجام دیں۔ انھیں ستارۂ امتیاز، نقوش ایوارڈ، اقبال ایوارڈ اور نشانِ سپاس ملا۔

انہوں نے مذہب، پاکستانیات، ادب، تصوف اور اخلاق جیسے موضوعات پر لکھا۔ عام قارئین کے لیے لکھے گئے مضامین و کتب کی زبان سادہ، سلیس اور عام فہم ہے۔ انہوں نے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں میں سو سے زیادہ کتب تصنیف کیں۔ ان کی کتب میں ''سید حسن غزنوی'' ''حیات اور کارنامے''، ''فارسی پر اردو کا اثر''، ''حالی کا ذہنی ارتقا''، ''حضرت مجدد الف ثانی''، سراج البیان، اقبال اور قرآن اور تنقید و تحقیق اہم ہیں۔

حل لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رواداری	کسی بات کو رعایت سے جائز رکھنا	احساس کمتری	دوسروں سے کم تر ہونے کا احساس
الحاد	سیدھے رستے سے ہٹ کر چلنا، دین سے پھر جانا	سازش	کسی کے خلاف باہمی اتفاق
عمل دخل	دخل اندازی	زک پہنچانا	نقصان پہنچانا
قید و بند	پابندی، اسیری	عناد	دشمنی
نظریہ	وہ مسئلہ جس میں نظر و فکر سے کام لیا جائے۔	اقلیت	قلیل ہونا، تعداد میں کم ہونا
نفاق	بظاہر دوستی بباطن دشمنی، نااتفاقی	ملت اسلامیہ	مسلمان قوم
فروغ دینا	ترقی دینا	قومیت	نسل، اصل، کسی قوم کا ہونا
انتشار	تتر بتر ہونا، پریشانی	نظریاتی	فکری، علم النظریات سے تعلق رکھنے والی شے
ترویج	رواج دینا	مفاہمت	پیار، محبت، سلوک
غنیمت جانا	مناسب سمجھا، کافی سمجھا	مستحکم	پکا، مضبوط
جکڑی	بندھی ہوئی، قید	اکثریت	تعداد میں زیادہ ہونا
اخوت	بھائی چارہ	عمل پیہم	مسلسل یا لگاتار کوئی کام کرنا
مساوات	برابری	فلاحی مملکت	ایسی ریاست جس میں عوام کو ہر طرح کی سہولت مہیا ہو۔

studyplusplus.com (study++)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طرزِ معاشرت	رہن سہن کا طریقہ	عقیدہ	یقین، ایمان
خدا ترسی	خدا سے ڈرنا، نرم دلی، رحم دلی	امتیاز	فرق، تمیز
معرضِ وجود	قائم ہونا، وجود میں آنا	پُرعظمت	عظمت والا، شان والا
گروہ بندی	گروہ بنانا، جماعت قائم کرنا	ان شاءاللہ	اگر اللہ نے چاہا
تسلیم کرنا	مان لینا	تشکیل	خاکہ بنانا، شکل بنانا

تشریحات و توضیحات **انگریزی اقتدار:** انگریزوں کی حکومت یعنی 1857ء سے 1947ء تک انگریزوں کی برصغیر میں حکومت کا دور۔ **کانگریس:** ہندوؤں کی نمائندہ جماعت جو 1885ء میں قائم کی گئی۔ **کُل ہند مسلم لیگ:** مسلمانانِ ہند کی سیاسی جماعت جو 1906ء میں قائم کی گئی۔ **جنگِ عظیم اول:** 1914ء میں شروع ہونے والی ایک عالمی جنگ جس میں انگریزوں اور اس کے اتحادیوں کا مقابلہ جرمنی اور ترکی سے ہوا۔ اس جنگ کا اختتام 1919ء میں ہوا۔ **شُدھی:** وہ تحریک جو ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے شروع کی۔ **سنگھٹن:** وہ تحریک جو ہندوؤں نے مسلمانوں کو ختم کرنے کے لیے شروع کی۔ **نہرو رپورٹ:** 1928ء میں نہرو کی قیادت میں کانگریس کی طرف سے جاری کردہ ایک رپورٹ۔ **قراردادِ پاکستان:** مسلم لیگ کی طرف سے 23 مارچ 1940ء کو لاہور میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں قیامِ پاکستان کا مطالبہ و اعلان کیا گیا۔

سبق کا خلاصہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے اس مضمون میں اس نظریہ کی وضاحت کی ہے جس کی بنا پر الگ وطن پاکستان کا حصول ممکن ہوا۔ اس کے ساتھ ہی قیامِ پاکستان کا مختصر پس منظر بھی بیان کیا گیا ہے۔

مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کا شیوہ اپنایا مگر کفر و الحاد جب بھی اسلام کے مدمقابل آیا تو اس کا سامنا ڈٹ کر کیا۔ تاریخ گواہ ہے کفر نے جب بھی غلبہ حاصل کرنا چاہا اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر دور میں عظیم مصلح معاشرتی اصلاح کے لیے کوشاں رہے۔ شہنشاہ اکبر اور جہانگیر کے دور میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے لادینی قوتوں کے خلاف اسلامی اقدار کا پرچار کیا۔ اُن کے اثر سے شاہ جہاں اور اس کا بیٹا دین کا خادم بنا۔ مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد انگریزوں نے اپنے قدم جمانے شروع کیے تو سلطان حیدر علی اور سلطان ٹیپو نے اسلام کے دفاع، ترقی اور آزادی کی بھرپور کوشش کی۔ اسی دور میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ، شاہ اسمٰعیلؒ اور سید احمد بریلویؒ نے اسلامی اصولوں کو رائج کرنے کی کوششیں کیں۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد سر سید احمد خاں نے زوال پذیر مسلمانوں کی تہذیبی و علمی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا۔ 1885ء میں کانگریس کے قیام سے مسلمانوں کی مذہبی، معاشی اور سماجی حق تلفی شروع ہوئی تو 1906ء میں نواب وقار الملک نے مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی۔ پہلی جنگِ عظیم کے دوران انگریزوں نے جھوٹے وعدوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد حاصل کی۔ جب انگریزوں کو فتح حاصل ہوئی تو وہ اپنے وعدوں سے پھر گئے اور انھوں نے ترکی کی وسیع سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ خلافت کے تحفظ کے لیے مولانا محمد علی جوہرؒ اور مولانا شوکت علیؒ نے تحریکِ خلافت شروع کر دی۔

ایک طرف انگریز مسلمانوں کے دشمن بن گئے تو دوسری طرف مسلمانوں کو زبردستی ہندو بنانے کے لیے ہندوؤں نے شدھی کی تحریک جبکہ انہیں ختم کرنے کے لیے سنگھٹن کی تحریک شروع کر دی۔ مزید یہ کہ 1928ء میں نہرو رپورٹ میں مسلمانوں کی علیحدہ نمائندگی کا اصول بالکل نظر انداز کر دیا گیا۔ اس کے جواب میں قائداعظمؒ نے چودہ نکات پیش کیے اور 1930ء میں علامہ محمد اقبالؒ نے خطبہ الٰہ آباد میں الگ وطن کا تصور پیش کیا۔ دو قومی نظریے کی بنیاد پر الگ وطن کی جدوجہد تیز تر ہو گئی۔ 1940ء میں قراردادِ پاکستان کی رو سے مسلمانوں کی آزاد ریاست قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔

studyplusplus.com

دنیا میں قومیت کی تشکیل کی دو بنیادیں ہیں ایک وہ جو مغربی مفکرین نے خاندانی، نسلی، قبائلی اور جغرافیائی بنیادوں پر استوار کی۔ اسے وطنی قومیت کہتے ہیں۔ دوسری بنیاد رسول اللہ ﷺ نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر قائم کی اسے نظریاتی قومیت کہتے ہیں۔

مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر ہے چنانچہ مسلمانوں نے اسلامی قومیت کی بنا پر الگ وطن کا مطالبہ کیا جس میں وہ اپنے عقیدے، نظریہ زندگی اور طرزِ معاشرت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ قائداعظمؒ اور ان کے ساتھیوں کی انتھک کوششوں سے آخرکار پاکستان 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر اسلامی ریاست کے نام سے وجود میں آیا۔

نظریۂ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلامی، فلاحی مملکت بنانا ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہر قسم کی گروہ بندی سے بالاتر ہو کر قومی مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دیں۔ اس میں اسلامی اصول اور قوانین کو رائج کریں، اسی میں ہماری فلاح ہے۔

مرکزی خیال: نظریۂ پاکستان کی اساس نظریۂ اسلام ہے اور یہی نظریۂ اسلام حصول پاکستان کی بنیاد بنا۔ پاکستان کے استحکام کے لیے نظریۂ پاکستان کو فروغ دینا نہایت ضروری ہے۔

اہم نثر پاروں کی تشریح

پیراگراف نمبر 1: مسلمانوں کی قومیت ایک نظریاتی قومیت ہے جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پر قائم ہے، یعنی یہ کہ نسل، رنگ اور وطن کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایک نظریے، ایک عقیدے، ایک کلمے کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے اور اس نظریاتی پہلو کو نمایاں کرنے کے لیے اسے ملت کہا گیا ہے۔ ایسی نظریاتی قومیت میں ہر نسل، ہر رنگ اور ہر جغرافیائی خطے کے لوگوں کے لیے جگہ ہوتی ہے۔

حل لغت: **قومیت:** کسی نظریے کی بنا پر ایک قوم ہونا۔ **نظریہ:** سوچ، فکر۔ **جغرافیائی خطہ:** زمینی علاقہ۔ **عقیدہ:** پختہ یقین۔ **نظریاتی پہلو:** اندازِ فکر۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان: نظریۂ پاکستان (ii) مصنف کا نام: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

سیاق و سباق: زیرِ تشریح اقتباس سے پہلے مصنف نے قومیت کے دو تصورات کے بارے میں بتایا ہے۔ اسلامی قومیت، جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی۔ وطنی قومیت، جس کی بنیاد اہلِ مغرب نے خاندانی، نسلی، قبائلی اور جغرافیائی حدود پر استوار کیں۔ زیرِ تشریح اقتباس کے بعد بتایا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کو ایسی ہندو بت پرست قوم کی غلامی قبول نہ تھی جو اسلامی قومیت کے برعکس ذات پات اور چھوت چھات کے بندھنوں میں جکڑی ہوئی تھی چنانچہ انھوں نے اسلامی قومیت کی بنیاد پر الگ وطن کا مطالبہ کیا۔

پیراگراف کی تشریح: مسلمانوں کی قومیت کی نظریاتی بنیاد کلمہ طیبہ پر استوار ہے۔ یہی نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے۔ نظریۂ پاکستان یعنی وہ نظریہ جس کی بنیاد پر پاکستان وجود میں آیا، اسلام ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر اور اسلام کے نفاذ کے لیے قائم ہوا تھا جیسا کہ تحریک پاکستان کے دوران بچے بچے کی زبان پر یہی نعرہ تھا۔ پاکستان کا مطلب کیا؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔ اسلامی قومیت ایک نظریہ پر استوار ہے جس میں نہ نسل کا تفاخر کوئی معنی رکھتا ہے اور نہ رنگ کا تفاوت کہ گورے کو کالے پر یا کالے کو گورے پر کوئی برتری حاصل ہو اور ایک علاقہ یا وطن بھی اس نظریہ کے لحاظ سے کوئی وقعت نہیں رکھتا، یہ ایک عالمگیر حیثیت کا حامل نظریۂ قومیت ہے۔ اسلامی قومیت ایک نظریے، ایک عقیدے اور کلمہ طیبہ کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے۔ اسی لیے یہ نظریۂ قومیت پوری عالمی مسلمان آبادی کو ایک قوم قرار دیتا ہے۔ اسلامی قومیت دراصل ایسی نظریاتی و جداگانہ قومیت ہے کہ جس میں ہر نسل، ہر رنگ اور ہر جغرافیائی خطے کے مسلمانوں کے لیے گنجائش ہے اور تمام مسلمان ایک قوم و ملت ہیں۔ کلمہ طیبہ کی بنیاد پر اور اسلامی عقیدہ کی رو سے تمام مسلمان ایک جسدِ واحد کی طرح ہیں۔

پیراگراف نمبر 2: اورنگ زیب کے بعد ہی اس کے بیٹوں کے باہمی نفاق اور کمزوری کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔ مرہٹوں اور ہندوؤں کے کئی گروہوں نے سر اٹھایا۔ انگریزوں نے اپنے قدم جمائے اور ملک میں انتشار پھیل گیا لیکن ایسے گئے گزرے حالات میں بھی قوم کو فروغ دینے اور اسلام کو سر بلند کرنے کے لیے کوششیں جاری رہیں۔ چنانچہ میسور کے سلطان حیدر علی

studyplusplus.com

اور اس کے بیٹے سلطان ٹیپو نے نہ صرف ہندوؤں اور انگریزوں کا مقابلہ کیا بلکہ افغانستان، ترکی اور پھر فرانس کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی کوشش کی لیکن ملک کے دوسرے سرداروں نے ساتھ نہیں دیا اور انھیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

حلِ لغت نفاق: نا اتفاقی ۔ **انتشار**: فتنہ، فساد ۔ **باہمی**: آپس میں ۔ **فروغ**: ترقی ۔ **زوال**: تنزلی ۔ **سر بلند کرنا**: ترقی دینا۔

حوالہ متن (i) سبق کا عنوان: نظریۂ پاکستان (ii) مصنف کا نام: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

سیاق و سباق زیرِ تشریح اقتباس سے پہلے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کا شیوہ اپنایا مگر کفر و الحاد کے سامنے ہمیشہ ڈٹ کر کھڑے ہوئے۔ اکبر بادشاہ کے دور میں حضرت مجدد الف ثانی ؒ نے لادینی قوتوں کے خلاف دینِ اسلام کی سر بلندی کے لیے جدوجہد کی۔ ان کے اثر سے شاہجہاں اور اورنگزیب بھی دین کے خادم بنے۔ زیرِ تشریح اقتباس کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ ؒ، شاہ اسمٰعیل ؒ اور سید احمد بریلوی ؒ کی اُن خدمات کا ذکر کیا گیا ہے جو انھوں نے مسلمانوں کی اصلاح اور دین کی حفاظت کے لیے انجام دیں۔

پیراگراف کی تشریح اورنگ زیب عالمگیر کا دور ایک مثالی دور تھا لیکن اس کی وفات کے فوراً بعد اس کے بیٹوں کی آپس کی نا اتفاقی، اندرونی خلفشار، امراء کی عیاشیوں اور عیش کوشیوں کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کی مضبوط بنیادوں میں دراڑیں پڑنے لگیں۔ آپس کی اس چپقلش، نا اتفاقی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مرہٹوں اور ہندوؤں کی مختلف جماعتوں نے بغاوت شروع کر دی۔ انگریز جو کہ تجارت کے بہانے برصغیر میں داخل ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ انھوں نے کافی اثر و رسوخ حاصل کر لیا۔ اس اندرونی خانہ جنگی کی وجہ سے ملک میں بدامنی اور پریشانی کے سائے گہرے ہونے لگے لیکن اتنے دگرگوں اور خراب حالات میں بھی چند درددل رکھنے والے مخلص رہنماؤں اور علما کی وجہ سے قوم کی ترقی اور تبلیغ اسلام کے لیے جدوجہد جاری رہی۔ دینِ اسلام کی سر بلندی کی خاطر ریاست میسور کے سلطان حیدر علی اور اس کے مایہ ناز فرزند سلطان ٹیپو شہید نے انگریزوں اور ہندوؤں کا مقابلہ کیا اور آزادی کی اس جنگ میں افغانستان، ترکی اور فرانس کو بھی ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن افسوس کہ ملک کے دوسرے سرداروں نے تعاون نہ کیا اور آزادی کی یہ تحریک کامیاب نہ ہو سکی اور سلطان ٹیپو شہید نے جامِ شہادت نوش کر کے آزادی کی شمع روشن کر دی۔

حلِ مشقی سوالات

ا۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے:

(الف) مسلمانوں کو اپنے دینی معاملات میں اپنی آزادی کب ختم ہوتی نظر آئی؟

جواب: بادشاہ اکبر کی بے جا رواداری اور ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل کی وجہ سے ملک میں کافرانہ طور طریقے اس قدر رائج ہو گئے تھے کہ مسلمانوں کو اپنے دینی معاملات میں اپنی آزادی ختم ہوتی نظر آنے لگی۔

(ب) سلطان ٹیپو اپنی جدوجہد میں کیوں کامیاب نہ ہو سکا؟

جواب: سلطان ٹیپو نے نہ صرف ہندوؤں اور انگریزوں کا مقابلہ کیا بلکہ افغانستان، ترکی اور پھر فرانس کو بھی اپنے ساتھ شامل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ملک کے دوسرے سرداروں نے ساتھ نہ دیا اور انہیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔

(ج) تحریکِ خلافت کیوں شروع کی گئی؟

جواب: پہلی جنگِ عظیم میں انگریزوں کا مقابلہ جرمنی سے ہوا اور ترکی نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ ہندوستان کے مسلمان ترکی کے سلطان کو حجاز کی خدمت کرنے کی بنا پر خلیفۂ اسلام سمجھتے تھے۔ اس جنگ میں انگریزوں کو فتح حاصل ہوئی تو انھوں نے ترکی کی وسیع سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے خلافت کے تحفظ کے لیے مولانا محمد علی جوہر ؒ اور مولانا شوکت علی ؒ کی رہنمائی میں تحریکِ خلافت شروع کی۔

(د) علامہ اقبال ؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ وطن کا مطالبہ کب اور کہاں کیا؟

جواب: ۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کے الٰہ آباد والے اجلاس میں علامہ اقبال ؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ وطن (پاکستان) کا مطالبہ کیا۔

studyplusplus.com

(ہ) اہلِ مغرب نے قومیت کی بنیاد کس پر رکھی ہے؟

جواب: اہلِ مغرب نے خاندانی، نسلی اور قبائلی بنیادوں میں ذرا وسعت پیدا کر کے قومیت کی بنیاد جغرافیائی حدود پر رکھی اور کہا کہ قوم وطن سے بنتی ہے۔

(و) مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد کیا ہے؟

جواب: مسلمانوں کی قومیت ایک نظریاتی قومیت ہے جو لا الٰہ الا اللّٰہ پر قائم ہے، یعنی یہ کہ نسل، رنگ اور وطن کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایک نظریے، ایک عقیدے، ایک کلمے کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے اور اسی نظریاتی پہلو کو نمایاں کرنے کے لیے اسے ملّت کہا گیا ہے۔

(ز) نظریۂ پاکستان کا مقصد کیا ہے؟

جواب: نظریۂ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت بنانا ہے۔

(ح) شُدھی اور سنگھٹن کی تحریکوں کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: ہندوؤں نے مسلمانوں کو ہندو بنانے کے لیے شدھی کی تحریک شروع کی اور ان کو ختم کرنے کے لیے سنگھٹن کی تحریک شروع کی۔

۲۔ درج ذیل الفاظ و مرکبات کو جملوں میں استعمال کریں:

جواب: کفر و الحاد، نفاق، ولولہ، مستحکم، زک، خود مختار، جمعیت، اخوت، عملِ پیہم، فلاح و بہبود

الفاظ و مرکبات	جملے
کفر و الحاد	جب کفر و الحاد غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو ایک سچا مسلمان اس کے مقابلے کے لیے ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔
نفاق	اورنگ زیب کے بیٹوں کے باہمی نفاق کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہوا۔
ولولہ	تحریکِ پاکستان کے دوران مسلمان راہنماؤں نے مسلمانانِ ہند کے دلوں میں نیا جوش اور ولولہ پیدا کیا۔
مستحکم	1857ء کی جنگ آزادی سے پہلے انگریزی اقتدار مستحکم ہو چکا تھا۔
زک	ہندوؤں نے سازش کر کے مسلمانوں کو زک پہنچانے کے لیے تقسیم بنگال کو منسوخ کروا دیا۔
خود مختار	1947ء کو پاکستان اور ہندوستان دو خود مختار ریاستیں وجود میں آ گئیں۔
جمعیت	جمعیت علمائے اسلام ایک سیاسی جماعت ہے۔
اخوت	مسلمانوں کو اخوت اور بھائی چارے کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔
عملِ پیہم	عملِ پیہم کامیابی کی ضمانت ہے۔
فلاح و بہبود	ہمیں اپنے وطن عزیز کی فلاح و بہبود کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

۳۔ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے سبق کا خلاصہ

۴۔ سبق کے متن کے پیشِ نظر درج ذیل میں سے درست جواب پر نشان (✔) لگائیں:

(الف) سبق کے مصنف کا نام کیا ہے؟

(i) ڈاکٹر سید عبداللہ (ii) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (iii) سر سید احمد خاں (iv) جمیل الدین عالی

(ب) اکبر کے دور میں دین کی سربلندی کے لیے کس نے سختیاں جھیلیں؟

(i) حضرت مجدد الف ثانیؒ (ii) شاہ ولی اللہؒ (iii) سید احمد بریلویؒ (iv) شاہ اسمٰعیل شہیدؒ

studyplusplus.com

(ج) سید احمد بریلویؒ اور شاہ اسمٰعیلؒ کب شہید ہوئے؟

(i) ۱۸۲۱ء میں (ii) ۱۸۳۱ء میں (iii) ۱۸۴۱ء میں (iv) ۱۸۵۷ء میں

(د) کانگریس کب قائم ہوئی؟

(i) ۱۸۸۵ء میں (ii) ۱۸۸۶ء میں (iii) ۱۸۹۵ء میں (iv) ۱۹۰۶ء میں

(ہ) مسلم لیگ کس نے قائم کی؟

(i) سرسید احمد خاں (ii) نواب محسن الملک (iii) قائدِ اعظمؒ (iv) نواب وقارالملک

(و) مصنف نے دنیا میں قومیت کی تشکیل کی کتنی بنیادیں بتائی ہیں؟

(i) ایک (ii) دو (iii) چار (iv) آٹھ

جوابات: (الف) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں (ب) حضرت مجدد الف ثانیؒ (ج) ۱۸۳۱ء میں (د) ۱۸۸۵ء میں
(ہ) نواب وقارالملک (و) دو

۵۔ سبق کے متن کو ذہن میں رکھ کر درست اور غلط پر نشان (✔) لگائیں:

(الف) مسلمان کفر والحاد کا غلبہ ہوتے دیکھ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ درست/غلط

(ب) شاہ اسمٰعیلؒ، سید احمد بریلویؒ کے مرشد تھے۔ درست/غلط

(ج) سرسید نے مجبوراً انگریزوں سے مفاہمت کو غنیمت جانا۔ درست/غلط

(د) پہلی جنگِ عظیم میں ترکی نے انگریز کا ساتھ دیا۔ درست/غلط

(ہ) ترکی کو نقصان نہ پہنچانے کا وعدہ فریب ثابت ہوا۔ درست/غلط

(و) مسلمانوں کی قومیت کی بنیاد مغرب کے تصورِ قومیت سے مختلف ہے۔ درست/غلط

جوابات: (الف) درست (ب) غلط (ج) درست (د) غلط (ہ) درست (و) درست

۶۔ کالم (الف) کا ربط کالم (ب) سے کیجیے:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج) جوابات
۱۹۳۰ء	شہادت شاہ اسمٰعیلؒ	الٰہ آباد
کانگریس	اسلامی زندگی	۱۸۸۵ء
مسلم لیگ	الٰہ آباد	۱۹۰۶ء
۱۸۳۱ء	۱۸۸۵ء	شہادت شاہ اسمٰعیلؒ
نظریۂ پاکستان	۱۹۰۶ء	اسلامی زندگی

۷۔ سبق میں مذکور شخصیات میں سے کسی ایک شخصیت پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: حضرت مجدد الف ثانیؒ: حضرت مجدد الف ثانیؒ کا اصل نام شیخ احمد سرہندی ہے۔ 26 جون 1564ء کو مشرقی پنجاب کے تاریخی شہر سرہند میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد مخدوم عبدالاحدؒ اپنے عہد کے ایک نامور عالم اور صوفی تھے۔ آپؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور پھر اعلیٰ تعلیم کے لیے سیالکوٹ چلے گئے۔ 21 سال کی عمر میں آپؒ قرآن وحدیث، فقہ اور دیگر علوم ظاہریہ میں مہارت حاصل کر چکے تھے۔

studyplusplus.com (study++)

حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اکبری عہد کی بے دینی کے خلاف ایک زبردست اسلامی و اصلاحی تحریک شروع کی۔ اکبر کے نام نہاد ''دینِ الٰہی'' کی وجہ سے جو گمراہی پھیل گئی تھی۔ آپؒ اسے دور کرنے کے خواہاں تھے۔ اس مقصد کے لیے آپؒ نے اسلامی ذہن رکھنے والے مریدوں کی ایک جماعت تیار کی جو آپؒ کے مشن اور کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی نیز خطوط کے ذریعے بھی آپؒ نے نظریات و خیالات کی اشاعت کی۔

جہانگیر کے عہد میں برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی جو اشاعت و ترقی ہوئی وہ حضرت مجددؒ ہی کی اسلامی تحریک کا اثر تھا۔ حضرت مجددؒ کو اپنے کام کی تکمیل کے لیے کئی آزمائشوں سے بھی گزرنا پڑا۔ بادشاہ کو سجدہ تعظیمی کرنے کی بدعت جو کہ ''دینِ اکبری'' کی پیداوار تھی اس سے انکار کرنے پر جہانگیر نے آپؒ کو گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا۔ لیکن وہاں بھی آپؒ کی تبلیغ سے ہزاروں غیر مسلم مسلمان ہو گئے اور قلعہ میں بھی آپؒ کو کافی اثر و رسوخ حاصل ہو گیا۔ آخر جب جہانگیر کو احساس ہو گیا تو آپؒ کو رہا کر کے اپنا مشیر و ساتھی بنا لیا۔ آپؒ نے اسے قرآن مجید کی تفسیر پڑھائی اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے روشناس کرایا۔ آپؒ کی کوششوں سے ہی شاہ جہان اور اس کے بعد اس کا بیٹا اورنگ زیب عالمگیر دین کا خادم بنا۔

برصغیر پاک و ہند میں حضرت مجددؒ پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے دو قومی نظریے کا پرچار کیا اور مسلمانوں کو اپنی جداگانہ قومیت و ملت کا احساس دلایا۔ 10 دسمبر 1624ء کو آپؒ نے انتقال فرمایا۔ آپؒ کا مزار سرہند میں آج تک زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

سرگرمیاں

ا۔ مشاہیرِ تحریکِ پاکستان کا تصویری چارٹ بنا کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

جواب: عملی کام ہے طلبہ خود کریں۔

۲۔ قیامِ پاکستان کے مقاصد کی ایک فہرست بنائیں اور جماعت کے کمرے میں دیگر طلبہ کو سنائیں۔

جواب: قیامِ پاکستان کے مقاصد:

1- مسلمان ایک ایسا خطہ زمین چاہتے تھے جہاں وہ اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

2- برصغیر میں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ مسلمان نہیں چاہتے تھے کہ وہ ہندوؤں کے ماتحت ایک اقلیت بن جائیں۔ چنانچہ انہوں نے جداگانہ قومیت کی بنیاد پر اپنے لیے ایک الگ وطن کا مطالبہ کیا۔

3- مسلمان اور ہندو دو الگ الگ قومیں ہیں، جن کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا اور دوسرے رسوم و رواج ایک دوسرے سے مختلف ہیں اس لیے مسلمانوں کے لیے الگ وطن ہونا چاہیے۔

4- مسلمان قوم ایک نظریاتی قوم ہے جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر قائم ہے۔ جب کہ ہندو قوم کی بنیاد خاندانی، نسلی اور قبائلی بنیادوں پر ہے لہٰذا مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن ہونا چاہیے۔

5- نظریہ پاکستان کا مقصد اسلامی اصولوں کی ترویج و اشاعت اور اہلِ عالم کے لیے مثالی مملکت کا نمونہ فراہم کرنا تھا۔

اساتذہ کرام کے لیے

ا۔ طلبہ پر دو قومی نظریے کا پس منظر واضح کیا جائے۔

جواب: 712ء میں محمد بن قاسم، سندھ میں آیا تو اس کی آمد کے ساتھ ہی بزرگانِ دین کی آمد کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا۔ مسلمانوں نے کم و بیش ایک ہزار سال تک برصغیر پر حکومت کی۔ بعض حکمرانوں کی نااہلی کی وجہ سے انگریزوں نے مسلمانوں سے حکومت چھین لی اور برصغیر پر اپنا تسلط جما لیا۔ برصغیر میں ہندو اکثریت میں تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کی کہ ہم آپس میں مل کر انگریزوں سے آزادی حاصل کرتے ہیں کیوں کہ ہم دونوں ایک ہی قوم ہیں۔ ہندوؤں کی یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔ مسلمان ہر لحاظ سے ہندوؤں سے

studyplusplus.com

الگ ایک قوم ہیں جن کا کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، رسوم ورواج سب ہندوؤں سے مختلف ہیں۔

1930ء میں علامہ اقبال نے الٰہ آباد کے مقام پر جو خطبہ دیا اس میں انہوں نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہندوستان میں بہت سے فرقے بستے ہیں جو لسانی اور ثقافتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا اپنا رہن سہن اور اپنی تہذیب ہے جو انہیں باقی ماندہ قوموں سے ممتاز کرتی ہے۔ ہم نے ہندوستان میں اپنی حکومت کو مذہب سے بیگانہ کر کے کھو دیا۔ اب ہم ایسی غلطی ہرگز نہیں کریں گے۔ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مسلمانوں کا اپنا ایک الگ وطن ہونا چاہیے جہاں وہ اسلامی اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں گزار سکیں۔

۲۔ تحریکِ پاکستان کے قائدین کے کارناموں سے طلبہ کو مطلع کریں۔

جواب: تحریکِ پاکستان کے قائدین:

قائداعظم محمد علی جناح: قائداعظم محمد علی جناح 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ انگلستان سے وکالت کا امتحان پاس کیا۔ 1906ء میں سیاسی زندگی کا آغاز کیا۔ برصغیر کے مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا۔ دوقومی نظریے کی بنیاد پر انگریز حکمرانوں سے مسلمانوں کے لیے جداگانہ انتخاب کا حق منوایا۔ 23 مارچ 1940ء کو قراردادِ پاکستان منظور کرائی جس کی بنیاد پر 14 اگست 1947ء کو دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان حاصل کی۔ اس کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے 11 ستمبر 1948ء کو وفات پائی۔

علامہ اقبال: علامہ محمد اقبال 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام نور محمد تھا۔ علامہ محمد اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ پاکستان کا تصور انہوں نے 1930ء کے مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ الٰہ آباد میں پیش کیا۔ دوقومی نظریے کے زبردست حامی تھے۔ انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں میں اپنے شعروں کے ذریعے آزادی کی تڑپ پیدا کی۔ قائداعظم نے انہی کے تصور کو عملی جامہ پہنا کر پاکستان حاصل کیا۔ بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم آپ کی اعلیٰ تصانیف ہیں۔ علامہ اقبال نے 21 اپریل 1938ء کو لاہور میں وفات پائی۔

مولانا حسرت موہانی: نام سید فضل الحسن اور تخلص حسرت تھا ان کا مقامِ ولادت اودھ کا مشہور قصبہ موہان ہے جس کی نسبت سے وہ حسرت موہانی مشہور ہوگئے۔ 1924ء میں مولانا حسرت موہانی نے برصغیر کی آزادی کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا، اس منصوبے کا خلاصہ یہ تھا کہ مستقبل کے آزاد برصغیر کا قیام دوقومی بنیاد پر ہو۔ مسلم اکثریتی صوبے مسلم ریاست اور ہندو اکثریتی صوبے ہندو ریاست بنیں۔ پہلے وہ کانگریس اور پھر مسلم لیگ میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے۔ وہ انگریزی سیاست کے شدید ترین مخالفوں میں شامل تھے۔ بیک وقت ادب اور سیاست سے لگاؤ کی وجہ سے ان کا نام شاعروں کے علاوہ قومی رہنماؤں میں بھی شامل ہوگیا۔ وہ سیاست میں عملاً حصہ لیتے رہے۔ ان کے اکثر اشعار میں انگریز حکومت پر تنقید اور قیدِ فرنگ میں بسر کردہ دنوں کا ذکر موجود ہے۔

۳۔ قومیت کی بنیادیں کیا ہوتی ہیں، طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب: مسلمانوں کی قومیت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر قائم ہے یعنی یہ نسل، رنگ اور وطن کی بنیاد پر نہیں بلکہ ایک نظریے، ایک عقیدے اور ایک کلمے کی بنیاد پر وجود میں آئی ہے۔ اہلِ مغرب کے مطابق قوم وطن سے بنتی ہے۔ اس نظریے کی وجہ سے انسانوں کے درمیان تباہی کا جو دروازہ کھلا وہ دو عالمی جنگوں کے ہونے سے بخوبی ظاہر ہے۔

۴۔ تشکیلِ پاکستان میں طلبہ کے کردار سے اپنے طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب: تشکیلِ پاکستان میں طلبہ نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ یہ نوجوان طلبہ کا جوش وخروش، جدوجہد اور سچا جذبہ ہی تھا جس کے نتیجے میں تحریکِ پاکستان کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ طلبہ نے قائداعظم محمد علی جناح کی راہنمائی میں تحریکِ پاکستان کے ہراول دستے کے طور پر کام کیا۔ 1937ء کے بعد حالات نے قائداعظم پر یہ بات واضح کر دی کہ پاکستان کے حصول میں طلبہ اہم کردار ادا کر سکتے ہیں لہٰذا 1945ء میں جب برصغیر کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لیے انتخابات کا اعلان کیا گیا تو کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان آخری معرکے کا وقت آیا۔ اس معرکے میں فتح

studyplusplus.com

حاصل کرنے کے لیے قائداعظم نے طلبہ کو اپنی فوج کا ہراول دستہ قرار دیا اور تحریک پاکستان کو کامیاب بنانے کے لیے ہدایات دیں۔ طلبہ اپنے قائد کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے پورے برصغیر میں پھیل گئے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور پنجاب کے مجاہد نوجوانوں نے برصغیر کے گاؤں گاؤں اور شہر شہر قائداعظم کا پیغام پہنچایا۔ پاکستان کے قیام کی ضرورت سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ انہیں پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالنے کے لیے تیار کیا۔ مسلم لیگ کو طلبہ کی ان تھک کوششوں کی وجہ سے ان انتخابات میں قابل فخر کامیابی حاصل ہوئی اور تشکیل پاکستان کی راہ ہموار ہوگئی۔

معروضی سوالات

☐ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 اکبر کے آخری دور میں اسلام کی سربلندی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے:

(A) حضرت شاہ ولی اللہؒ (B) حضرت نظام الدین اولیاءؒ (C) حضرت بہاؤالدین زکریاؒ (D) حضرت مجدد الف ثانیؒ

-2 پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے ساتھ دیا:

(A) اٹلی کا (B) فرانس کا (C) جرمنی کا (D) روس کا

-3 جنگ آزادی ہوئی:

(A) 1857ء میں (B) 1858ء میں (C) 1856ء میں (D) 1859ء میں

-4 سلطان حیدر علی اور سلطان ٹیپو کے دور میں مسلمانوں کی اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کی تحریک شروع کی:

(A) سید احمد بریلویؒ نے (B) سرسید احمد خاںؒ نے (C) شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے (D) حضرت بہاؤالدین زکریاؒ نے

-5 کانگریس نے نہرو رپورٹ شائع کی:

(A) 1926ء میں (B) 1927ء میں (C) 1928ء میں (D) 1929ء میں

-6 ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد ڈالی:

(A) 1885ء میں (B) 1886ء میں (C) 1887ء میں (D) 1889ء میں

-7 1930ء میں الٰہ آباد کے اجلاس میں ایک علیحدہ وطن کی تجویز پیش کی:

(A) خان لیاقت علی خان نے (B) مولانا محمد علی جوہرؒ نے (C) سرسید احمد خاں نے (D) علامہ اقبالؒ نے

-8 اسلامی اصولوں کو دوبارہ رائج کرنے اور ملک کو غلامی سے آزاد کرانے کی کوشش میں شاہ اسمٰعیل شہیدؒ اور سید احمد بریلویؒ نے اپنی جانیں قربان کر دیں:

(A) 1831ء میں (B) 1832ء میں (C) 1833ء میں (D) 1934ء میں

-9 حضرت مجدد الف ثانیؒ نے محض دین کی خاطر قید و بند کی سختیاں جھیلیں:

(A) سلطان حیدر علی کے زمانے میں (B) بابر کے زمانے میں

(C) اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں (D) جہانگیر کے زمانے میں

-10 سرسید کے ایک رفیق نواب وقار الملک نے کل ہند مسلم لیگ کے نام سے مسلمانوں کی ایک الگ تنظیم کی بنیاد ڈالی:

(A) 1904ء میں (B) 1905ء میں (C) 1906ء میں (D) 1907ء میں

-11 جب......غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو مسلمان اس کے مقابلے کے لیے ڈٹ کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

(A) جبر و استبداد (B) ظلم (C) کفر و الحاد (D) غلام

studyplusplus.com

12- مسلمانوں نے ہمیشہ اپنا شیوہ بنایا: (A) عدل وانصاف کو (B) رواداری کو (C) اعلیٰ معاشرتی اقدار کو (D) عملی سیاست کو

13- جملہ اسمیہ کے اجزا ہوتے ہیں: (A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

14- کس بادشاہ کی بے جا رواداری اور ملکی سیاست میں ہندوؤں کے عمل دخل سے ملک میں کافرانہ طریقے رائج ہو گئے تھے؟

(A) ظہیرالدین بابر (B) نصیرالدین ہمایوں (C) بادشاہ اکبر (D) اورنگ زیب عالمگیر

15- حضرت مجدد الف ثانیؒ کس بادشاہ کے آخری دور میں اسلام کی سربلندی کے لیے کھڑے ہوئے؟

(A) اکبر (B) ہمایوں (C) بابر (D) جہانگیر

16- مجدد الف ثانیؒ پیدا ہوئے:

(A) 1564ء میں (B) 1550ء میں (C) 1664ء میں (D) 1764ء میں

17- شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے پوتے کا نام ہے: (A) شاہ قادر (B) شاہ اسمٰعیلؒ (C) سید احمد بریلویؒ (D) سید محمود علی

18- مولانا محمد علی جوہرؒ کے بڑے بھائی تھے: (A) مولانا شوکت علیؒ (B) سرسید احمد خاں (C) سید احمد بریلویؒ (D) شاہ اسمٰعیلؒ

19- مرکب اضافی ہے: (A) جنگِ عظیم (B) عمل دخل (C) طور طریقے (D) جوش وولولہ

20- مرکب عطفی ہے: (A) کفروالحاد (B) باہمی نفاق (C) مغلیہ سلطنت (D) جنگِ آزادی

21- "مسلمان" گرامر کی رو سے ہے: (A) اسم نکرہ (B) اسم معرفہ (C) اسم ذات (D) اسم صفت

22- درست تلفظ والا لفظ ہے: (A) خَاطِر (B) خَاطَر (C) خَاطُر (D) خِاطَرُ

23- درست تلفظ والا لفظ ہے: (A) اِعْلَان (B) اَعْلَان (C) اُعْلَان (D) اِعِلَان

جوابات:

(1)	حضرت مجدد الف ثانیؒ	(2)	جرمنی کا	(3)	1857ء میں		
(4)	شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے	(5)	1928ء میں	(6)	1885ء میں	(7)	علامہ اقبالؒ نے
(8)	1831ء میں	(9)	جہانگیر کے زمانے میں	(10)	1906ء میں	(11)	کفروالحاد
(12)	رواداری کو	(13)	تین	(14)	بادشاہ اکبر	(15)	اکبر
(16)	1564ء میں	(17)	شاہ اسمٰعیلؒ	(18)	مولانا شوکت علیؒ	(19)	جنگِ عظیم
(20)	کفروالحاد	(21)	اسم نکرہ	(22)	خَاطِر	(23)	اِعْلَان

مختصر جواب دیں۔

1- مسلمانوں نے ہمیشہ کسے اپنا شیوہ بنایا؟

جواب: مسلمانوں نے ہمیشہ رواداری کو اپنا شیوہ بنایا۔

2- اکبر کے آخری دور میں اسلام کی سربلندی کے لیے کون کھڑے ہوئے؟

جواب: اکبر کے آخری دور میں اسلام کی سربلندی کے لیے حضرت مجدد الف ثانیؒ کھڑے ہوئے۔

3- کن کے باہمی نفاق سے مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہوا؟

جواب: اورنگ زیب کے بعد اس کے بیٹوں کے باہمی نفاق اور کمزوری کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا۔

4- سلطان حیدر علی کے بیٹے کا نام کیا تھا؟

جواب: سلطان حیدر علی کے بیٹے کا نام سلطان ٹیپو تھا۔

studyplusplus.com

5- شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے صاحبزادوں نے کس لیے تحریک شروع کی؟

جواب: شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے صاحبزادوں نے مسلمانوں کی اخلاقی اور معاشرتی برائیوں کو دور کرنے کے لیے تحریک شروع کی۔

6- 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو کیوں کامیابی نہ ہو سکی؟

جواب: 1857ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں نے اپنے قدم جمانے کی کوشش کی مگر انگریزی اقتدار مستحکم ہو چکا تھا، اس لیے انھیں کامیابی نہ ہو سکی۔

7- ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد کب ڈالی؟

جواب: 1885ء میں ہندوؤں نے کانگریس کی بنیاد ڈالی۔

8- کب اور کس نے مسلمانوں کی ایک الگ تنظیم مسلم لیگ کی بنیاد ڈالی؟

جواب: سرسید کے ایک رفیق نواب وقار الملک نے 1906ء میں کُل ہند مسلم لیگ کے نام سے مسلمان کی ایک الگ تنظیم کی بنیاد ڈالی۔

9- علامہ اقبالؒ نے ایک علیحدہ وطن بنانے کی تجویز کب پیش کی؟

جواب: 1930ء میں مسلم لیگ کے الٰہ آباد والے اجلاس میں علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن (پاکستان) بنانے کی تجویز پیش کی۔

10- نظریۂ پاکستان کا مقصد تحریر کریں۔

جواب: نظریۂ پاکستان کا مقصد پاکستان کو ایک اسلامی اور فلاحی مملکت بنانا ہے۔

11- مرہٹوں اور ہندوؤں کے کئی گروہوں نے کب سر اٹھایا؟

جواب: اورنگ زیب کے بعد اس کے بیٹوں کے باہمی نفاق اور کمزوری کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہو گیا تو مرہٹوں اور ہندوؤں کے کئی گروہوں نے سر اٹھایا۔

12- شاہ اسمٰعیلؒ اور سید احمد بریلویؒ نے کب ملک کو غلامی سے آزاد کروانے کی کوشش میں اپنی جانیں قربان کر دیں؟

جواب: شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے پوتے شاہ اسمٰعیلؒ نے اپنے مرشد سید احمد بریلویؒ کے ساتھ اسلامی اصولوں کو دوبارہ رائج کرنے اور ملک کو غلامی سے آزاد کروانے کی کوشش میں 1831ء میں اپنی جانیں قربان کیں۔

13- مسلمانوں کی مشترکہ زبان کون سی تھی؟

جواب: مسلمانوں کی مشترکہ زبان اردو تھی۔

14- دیوبند میں کس نے مسلمانوں کی دینی تعلیم کی طرف توجہ دی؟

جواب: سرسید احمد خاں کے ایک دوست مولانا محمد قاسمؒ نے دیوبند میں مسلمانوں کی دینی تعلیم کی طرف توجہ دی۔

15- مشرقی بنگال اور آسام میں کس کی اکثریت تھی؟

جواب: مشرقی بنگال اور آسام میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔

16- سبق ''نظریۂ پاکستان'' کس مصنف کی تحریر ہے؟

جواب: سبق ''نظریۂ پاکستان'' ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی تحریر ہے۔

17- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کب پیدا ہوئے؟

جواب: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں 1912ء میں پیدا ہوئے۔

18- ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی چند کتابوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: سید حسن غزنوی، حیات اور کارنامے، سراج البیان، اقبال اور قرآن اور تنقید و تحقیق ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی کتابیں ہیں۔

studyplusplus.com (studyplusplus)